بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ جیا نے یہ ناول (تیرا میرا عشق) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔ اس ناول (تیرا میرا عشق) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

****

بٹ ہاؤس میں سب گھر والے ہال میں بیٹھے باتوں میں مگن تھے جب کہ باقی پلٹن ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی تھی۔

"جیا کام کیسا جارہا ہے تمہارا" خایفہ نے چائے پیتی اجیہ سے پوچھا۔

"آپی...پیاری آپی اور کبھی کام کرلیں ہو ہی نہیں سکتا" شافعے نے اجیہ کے بولنے سے پہلے جواب دیناضروری سمجھا۔

"کیوں میں کام کیوں نہیں کر سکتی" اجیہ نے آئی بروا چکا کر شافعے سے پوچھا۔

"آپکا کام سے دور دور تک کوئی رشتہ نہیں اسلیئے" شافعے نے اسے چڑایا جبکہ باقی سب مزے سے ان کی نوک جھوک دیکھ رہے تھے۔

"اووو بھائی... تمھاری طرح سست، کاہل اور کام چور نہیں ہوں میں اپنے ٹائٹل مجھے مت دو میں بہت کام کرتی ہوں ادھر" اجیہ نے شافعے کو دوٹوک جواب دیا۔

"ہاں بھئی آپی تو آج ہل چلا کر آئیں تھیں دیکھا نہیں تھا کہ آتے ساتھ ہی سو گئی تھیں" علی نے مزاحیہ انداز میں شافع کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں تو ایک ہی تھالی کے چٹے بٹے ہو... بس سڑتے رہا کرو مجھ سے" جیا نے دونوں کو گھورتے ہوئے کہا۔

"اچھا... سڑتے ہم ہیں پر رنگ تو آپ کا ڈھل رہا ہے" علی نے اس کے سانولے رنگ پر چوٹ کرتے ہوئے کہا تو اب وہ سہی میں چڑ گئی۔

"شرم کرلو ذرا سی بڑی ہوں تم دونوں سے..." اجیہ نے ان دونوں کو شرمندہ کرنا چاہا لیکن وہ دانت دکھا رہے تھے جس پر اجیہ کا دل کیا کے ان کے دانت ہی توڑ دے۔

"خبردار اگر کسی نے آپی کو کچھ کہا تو" شافع نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تو جیا کو اب سہی میں اپنے رنگ کی فکر لگ گئی۔

"آپی چھوڑیں انکو یہ دونوں تو ہیں ہی فضول... آپ بتائیں جاب پر کام زیادہ ہوتا ہے کیا" ولید نے اجیہ کو چہرے پر ہاتھ رکھتا دیکھ بات بدلی۔

"زیادہ افففف وہ سڑا ہوا کھڑوس باس اتنا کام دیتا ہے کہ پو چھو مت... مجھے تو لگ رہا ہے بدلہ لے رہا ہے مجھ سے کمبخت مارا" اجیہ نے مصطفیٰ کو کوستے ہوئے انہیں بتایا۔

"ہیں وہ کیوں بدلہ لے گا آپ سے... کیا آپ نے پچھلے جنم میں اسکی محبوبہ کو مار ڈالا تھا" شافع نے ڈرامائی انداز میں کہا تو اجیہ نے اسے گھور کر دیکھا۔

"تم تو بکواس بند رکھو دو منٹ یار... ہاں آپی آپ بتائیں" ولید نے شافع کو گھرکتے ہوئے کہا اور پھر جیا سے مخاطب ہوا۔

"اوووووہ تم لوگوں کو تو میں نے بتایا ہی نہیں کہ وہ جلاد کون ہے" اجیہ نے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا تو سب ہی اسکی طرف متوجہ ہوئے۔

"کیا بتانا بھول گئی ہیں اب "صوہیب نے گیم بند کرتے ہوئے اجیہ سے پوچھا۔

"کیا ہم اسے جانتے ہیں "ضوہیب نے صوفے سے اٹھتے ہوئے سوال کیا۔

"ہاں آپی بتا بھی دو یار کے کون ہے وہ مہان انسان جس نے آپ جیسی کو بھی کام پر لگا دیا "شافعے نے دوبارہ چونچ کھولی۔

"خدایا... صبر رکھو خود ہی بکے جا رہے ہو سب... بولنے دو گے تو تم لوگوں کے گوش گزار کرونگی نہ "اجیہ نے سب کو گھورتے ہوئے کہا۔

"اچھا اب بتاؤ بھی "اب کی بار خایفہ نے بھی استفار کیا تو اجیہ گہرا سانس لے کر رہ گئی۔

"وہ نیلیا ہے... مطلب جس پہ میں نے پینٹ پھینکا تھا" اجیہ نے منمناتے ہوئے بتایا تو ان سب کے منہ کھل گئے اور انہیں دیکھ کر اجیہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"سکتہ ہو گیا ہے تم سب کو کیا ہاہاہاہا" جیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ جس کو آپ نے نیلا کر دیا تھا وہ انگریز" حمنہ نے حیرانگی سے پوچھا تو اجیہ اثبات میں سر ہلا گئی۔

"ہیں آپی کیسے مطلب وہ" ولید کو تو سمجھ ہی نہیں آئی کہ کیا بولے۔

"اس نے واقعی آپکو جاب پر رکھ لیا" شافعے نے اجیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حیرانگی سے پوچھا۔

"ارے وہ جللکڑا مجھے کہاں رکھ رہا تھا وہ تو دوسرے باس بھی تھے جنھوں نے میرا انٹرویو لیا تھا... انہوں نے رکھا ہے" اجیہ نے منہ بنا کر کہا۔

"پر وہ بدلہ کیوں لے گا... آپ نے کونسا جان بوجھ کے رنگ پھینکا تھا" علی نے ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔

"ارے میرے بھائی خالی رنگ کا بدلہ تھوڑی لے گا وہ تو اپنی دھلائی کا بدلہ بھ..." اجیہ اپنی جون میں بولتے ہوئے اچانک زبان دبا گئی۔

"دھلائی کیا مطلب" ولید نے کھوجتی نظروں سے جیا کو دیکھا وہ کانوں کا تیز اور بات کی تہہ تک جانے والا بندہ تھا۔

"وہ نہ... آفس کے پہلے دن میں نے اس کی دھلائی کر دی تھی وہ بھی چور سمجھ کر" اجیہ نے مسکراہٹ دباتے ہوئے انہیں سارا قصّہ سنایا تو ٹی وی لاؤنج میں چھت پھاڑ قہقہے گونجنے لگ پڑے۔

"اففف اللہ جیا اس کو تم نے چور سمجھ کر مارا بیچارے کو کتنی لگی ہو گی "کمزور دل خایفہ کو مصطفیٰ سے ہمدردی ہوئی۔

"ہاہ بیچارہ... بلکل بھی بیچارہ نہیں ہے وہ ایک نمبر کا کھڑوس، جلاد، بلڈوزر نما گینڈا اور کڑوا کسیلا ٹائپ بندہ ہے... حکم چلاتا رہتا ہے بس... نام شاہ ہے تو اپنے آپکو سچ میں ہی بادشاہ سمجھتا ہے..." اجیہ نے مصطفیٰ کی تعریفوں کے پل باندھتے ہوئے کہا تو سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"یہ جو کچھ ہوا ہے نہ تمہاری وجہ سے ہی ہوا ہے تم نے ہی بولا تھا کہ ہائے چور بھاگ گیا وغیرہ وغیرہ اور اوپر سے وہ انگریز ٹوپی بھی چوروں والی پہن آیا تھا" اجیہ نے دوبارہ بولتے ہوئے سارا ملبہ خایفہ کے سر مل دیا تو وہ منہ بنا کر رہ گئی۔

"پر جو بھی ہو آپی مجھے تو اسکی پرسنالٹی نے بہت امپریس کیا تھا" ضوہیب جو پہلی ہی نظر میں مصطفیٰ کا فین ہو گیا تھا بولا۔

"چلتی زبان دیکھ لو جناب کی تو ساری پر سنالٹی بھول جاؤ گے" اجیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب بیچارے پر آپکی صحبت کا اثر تو ہونا تھا ناں" شافعے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا پر اجیہ نے سن لیا اور کشن اٹھا کر اسے دے مارا۔

"اچھا... گڈ نائٹ میں تو جا رہی ہوں اپنے ٹام کے پاس" اجیہ نے مسکرا کر کہا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

"ایک تو اس ٹام کے بچے کو پتہ نہیں آپی کہاں سے اٹھا لائی ہیں" علی نے چڑتے ہوئے کہا اور پھر سب اپنی اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے۔

جیا ابھی ہفتہ پہلے ہی ٹام کو گھر لائی تھی آفس سے واپسی پر سڑک کے کنارے اسے یہ معصوم ساز خمی بلا ملا تھا جسکا نام جیا نے بہت پیار سے ٹام رکھا تھا اور نازنین کے لاکھ منع کرنے کے باوجود بھی اسنے ٹام کو نہیں چھوڑا تھا کیونکہ وہ اسے عزیز ہو گیا تھا۔

New Era Magazine

آج آفس آنے کے بعد اجیہ نے کیبن میں جانے سے پہلے مصطفیٰ کی کافی (کریلے کا پانی) تیار کی اور پھر کیبن کا دروازہ ناک کیا 'یس' کی آواز سن کر اجیہ کیبن میں آگئی اور مصطفیٰ نے اسے حیرانگی سے دیکھا جو وائٹ پینٹ اور پنک دل والی سویٹر پہنے گلے میں وائٹ اور پنک سٹالر لیے بالوں کی اونچی پونی ٹیل بنائے کافی کا کپ پکڑے کھڑی تھی شاہ کبھی اپنی گھڑی پہ وقت کو دیکھتا تو کبھی اجیہ کو جو چلتے ہوئے میز کے قریب آ رہی تھی۔

"سرررررر آپکی کریلا... آئی مین کافی" اجیہ نے میز کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"گڈ آہستہ آہستہ مینرز سیکھ رہی ہو تم" مصطفیٰ نے اجیہ کو دیکھتے ہوئے طنز کیا اور وہ جو کافی کا کپ میز پر رکھ رہی تھی اسکی بات سن کر پٹخنے کے انداز میں کپ میز پر رکھا۔

"افففف سڑہوا بندہ ہے صبح صبح ہی آگ برسا رہا ہے...اچھا ہوتا اگر میں کل کی طرح نمک ڈال دیتی بلکہ مرچیں ڈالتی آج ہہہہہ" اجیہ نے بڑبڑاتے ہوئے مصطفیٰ کو دیکھا جو آج لائٹ براؤن پینٹ کوٹ میں ہمیشہ کی طرح غضب ڈھا رہا تھا۔

"کیا..." مصطفیٰ جو اجیہ کو بڑبڑاتے دیکھ رہا تھا پوچھ بیٹھا۔

"شکر ہے جلاد نے نہیں سنا...ڈورا کہیں کا" اجیہ نے دوبارہ بڑبڑ شروع کی پر اس دفعہ اس نے سن لیا۔

"محترمہ...اپنی زبان سنبھال کر بات کیا کرو" مصطفیٰ کو اپنے بارے میں جلاد اور ڈورا ہضم نہ ہوا۔

"سر زبان سنبھالوں گی تو بات کیسے کرونگی" اجیہ نے معصومیت کے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا تو مصطفیٰ نے اسے گھورا۔

New Era Magazine

"تم...یہ فائل اٹھاؤ اور اس میں جتنے بھی ایررز ہیں پین سے انڈر لائن کرو" مصطفیٰ نے زبان چلانے کی بجائے دماغ استعمال کیا کیوں کہ اسے سمجھ آگئی تھی کے اجیہ کو زچ کیسے کرنا ہے۔

"یہ اتنی بڑی ی ی فائل...میں کرونگی" اجیہ نے فائل کو دیکھا جو فائل کم اور سو پیجوں پر مشتمل کتاب زیادہ لگ رہی تھی۔

"محترمہ اپنے علاوہ کوئی نظر آرہا ہے تمھیں ادھر...مجھے کچھ نہیں سننا جلدی سے کام ختم کرو تمھارے پاس بس ایک گھنٹہ ہے" مصطفیٰ نے آرڈر دیتے ہوئے کہا اور اپنا لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گیا جبکہ اجیہ پاؤں پٹخ کر سامنے والی کرسی پر بیٹھ کر کام کرنے لگی اسے کام کرتے ابھی پندرہ منٹ ہی ہوئے تھے جب مصطفیٰ اٹھا اور کیبن کے مشترکہ واشروم میں چلا گیا۔

"اب تمھیں کیا مصیبت پڑ گئی ہے" اجیہ نے پین کو گھورتے ہوئے کہا جو اچانک لکھنا بند ہو گیا تھا۔

"لگتا ہے اس سڑو کی سڑی ہوئی شکل دیکھ کر ہی چلتا ہے" اجیہ نے منہ بنا کر پین کو دیکھتے ہوئے کہا اور پھر دو تین دفع چھنکایا لیکن پین بھی ڈھیٹ تھا۔

"اففف سیاہی تو فل ہے پھر کیوں نہیں چل رہا یہ" اجیہ نے پین چیک کرتے ہوئے کہا اور اب کی بار بے شمار دفعہ پین کو چھنکایا تو بلا آخر وہ لکھنا شروع ہو گیا۔

"اووہ یس... لکھنا شروع ہو گیا ایویں ہی نخرے کر رہا تھا" اجیہ نے پین کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا لیکن جیسے ہی وہ مڑی اسے سکتہ ہو گیا۔

"سرررر آپ تو کالیا بن گئے ہیں" اجیہ نے ہوش میں آتے ہوئے کہا کیونکہ پیچھے مسٹر انگریز کھڑے تھے جو اس وقت انگریز کم اور سیاہی کی بدولت کالیا زیادہ لگ رہے تھے۔

"تم بد تمیز لڑکی... کبھی تو کوئی کام ڈھنگ کا کر لیا کرو" مصطفیٰ نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے نہایت غصّے سے کہا تو اجیہ تھوڑا سا ڈر گئی۔

"اووہ سوری سر میں... میں صاف کرتی ہوں" اجیہ نے اٹکتے ہوئے کہا اور بوکھلاہٹ میں میز پر رکھا پانی کا جگ مصطفیٰ پر انڈیل دیا تو اس کا منہ کھل گیا۔

"ہاہاہا سر رر آپ تو بھیگے انگریز بلے بن گئے ہیں" اجیہ نے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو مصطفیٰ نے اسے سخت نگاہوں سے گھورا اور اپنے قدم اسکی طرف بڑھا دیے جبکہ اجیہ دل ہی دل میں آل تو جلال تو کا ورد کرنے لگی۔

"ہاہ سر رر یہ... یہ کیا کر رہے ہیں آپ... میرا ڈوپٹہ" اجیہ نے تقریباً روہانسی ہو کر کہا کیوں کہ مصطفیٰ نے اسی کے دوپٹے سے اپنا منہ صاف کیا تھا۔

"مجھے بد تمیز کہتے ہیں اور آپ کو خود ذرا سی شرم نہیں اپنا کالا منہ میرے دوپٹے سے صاف کر رہے ہیں" اجیہ نے غصّے سے جو منہ میں آیا بک دیا اور مصطفیٰ کا پارہ ہائی ہو گیا۔

"شٹ اپ... میرے سامنے بکواس کرنے کی ضرورت نہیں اور میرے اتنے قیمتی کپڑے خراب کر دیے تم نے اس کے پیسے اب تمہاری سیلری سے ہی کٹیں گے "مصطفیٰ نے دانت پیستے ہوئے اجیہ سے کہا۔

"ارے ایسے کیسے کٹیں گے میں نے کونسا جان بوجھ کر کیا ہے اور آپ بھی جن کی طرح نازل ہو جاتے ہیں بس" اجیہ نے ماتھے پر بل ڈال کر کہا لیکن آخری فقرہ وہ بس سوچ کر رہ گئی معاًیہ جن اسے ہی غائب نہ کر دے۔

"ہمم ٹھیک ہے اگر تم چاہتی ہو کے تمھاری سیلری نہ کٹے تو پھر سزا بھگتنی پڑے گی" مصطفیٰ نے اب کی بار ہاتھ باندھتے ہوئے تحمل سے کہا۔

"سزا ایسے کیسے سزا بھگتوں...میں نے کونسا جان بوجھ کر کیا ہے اور میری صرف دو ہی آنکھیں ہیں چار نہیں جو پیچھے بھی نظر رکھوں" اجیہ نے احتجاج کرتے ہوئے کہا کیوں کہ اسے اسٹور روم والی سزا یاد تھی۔

"سزا تو میں ضرور دونگا ورنہ سیلری کٹے گی اور آنکھوں کی تو بات مت کرو دو ہی استعمال نہیں کرتی تو چار کہاں سے کرو گی" مصطفیٰ نے جانچتی نگاہوں سے اجیہ کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا جو اس وقت ناگواری سے منہ بنا رہی تھی۔

"میرے کیبن کی آج صفائی نہیں ہوئی تو تم جھاڑو لگاؤ...ابھی" مصطفیٰ نے میز پر انگلی پھیرتے ہوئے اجیہ کو سزا سنائی تو اسکا منہ کھل گیا۔

"سر آپ اچھا نہیں کر رہے میرے ساتھ میں آپکی ورکر ہوں کوئی ماسی نہیں اور میں کیسے کرونگی" اجیہ نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

New Era Magazine

"جیسے پٹر پٹر زبان چلاتی ہو ویسے ہی ہاتھ بھی چلانا... میں کپڑے بدل کر آؤں تو مجھے صفائی کرتی نظر آؤ" مصطفیٰ نے اجیہ سے کہا اور اس کا جواب سنے بغیر دوبارہ واشروم چلا گیا۔

"افففف جلاد انسان کہیں کا ظالم... اللہ کرے باتھ روم میں پھسل جائے زرافہ کہیں کا" اجیہ نے مصطفیٰ کو کوسنے دیے لیکن وہ بھی اپنے آپ میں ایک تھی تھی اپنی جگہ سے ہلی تک نہ تھی۔

"تم نے ابھی تک صفائی شروع نہیں کی" مصطفیٰ نے واشروم سے نکل کر رعب دار آواز میں کہا تو اجیہ نے مڑ کر اسکی طرف دیکھا جو اب ڈارک پرپل پینٹ کوٹ میں ماتھے پہ بل ڈالے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"میں کیوں کروں یہ تو آپکا کام... م میرا مطلب ہے کہ صفائی والے کا کام ہے" اجیہ نے بھی ماتھے پر بل ڈال کر کہا۔

"وہ وہاں لاسٹ کبنیٹ میں صفائی کا سامان پڑا ہے نکالو اور فوراً سے پہلے شروع ہو جاؤ" اجیہ کی بات کو اگنور کرتے ہوئے مصطفیٰ نے اسے دوبارہ حکم دیا تو مرتا کیا نہ کرتا اجیہ نے کیبنٹ سے جھاڑو نکالا اور شروع ہو گئی لیکن اسے صفائی کرتا دیکھ مصطفیٰ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا جو دائیں طرف کا گند بائیں طرف اور بائیں طرف کا گند دائیں طرف کرتی جا رہی تھی۔

"نہایت ہی کوئی پھوہڑ لڑکی ہے یہ کوئی کام جو ڈھنگ سے کر لے" مصطفیٰ اجیہ کو دیکھتے ہوئے بڑبڑایا جو بڑی مشقت سے جھاڑو لگا رہی تھی۔

"یہ ادھر سے بھی صاف کرو" مصطفیٰ نے میز کے کونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"پر یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے" اجیہ نے میز کے پاس دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں تو ویسے بھی کچھ نظر نہیں آتا... اتنی دھول ہے یہاں صاف کرو" مصطفیٰ نے طنز کرتے ہوئے کہا تو اجیہ نے مصطفیٰ کے پاؤں کے پاس زور زور سے جھاڑو لگانا شروع کر دیا۔

"تم یہ کیا کر رہی ہو پوہڑ لڑکی" مصطفیٰ نے کرسی سے ایک دم اٹھتے ہوئے کہا کہ کہیں اسی پر ہی جھاڑو نہ پھیر دے۔

"صفائی کر رہی ہوں سرررررر" اجیہ نے دانت پیستے ہوئے کہا اور پھر جھاڑو لگانا شروع ہو گئی جبکہ مصطفیٰ اسے زچ ہوتا دیکھ مسکرا دیا۔

☆☆☆☆☆

(جاری ہے۔)

نوٹ

تیرا میرا عشق پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیاہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تا کہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ(نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine